عجالۂ نافعہ در تحقیق

مسئلہ افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسلک اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ

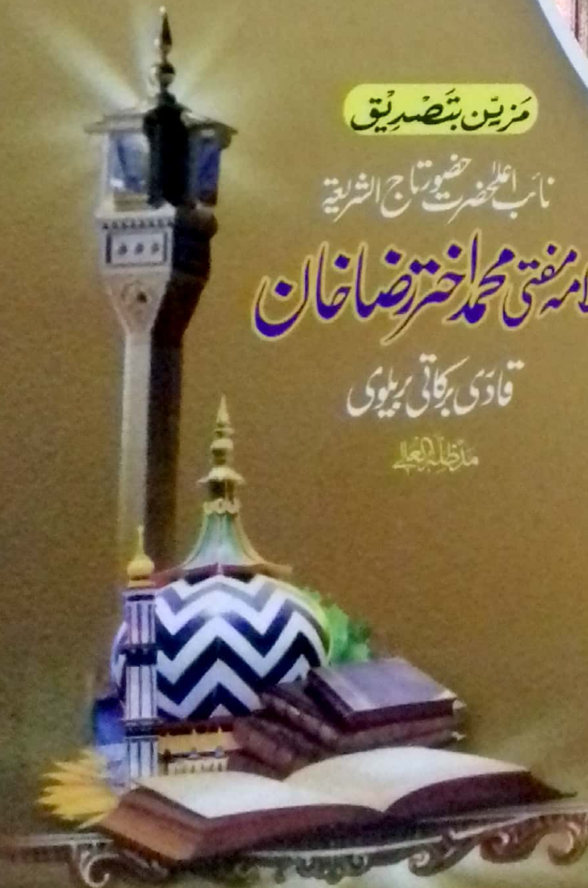
مزین بتصدیق

نائب اعلحضرت حضور تاج الشریعہ

علامہ مفتی محمد اختر رضا خان

قادری برکاتی بریلوی

مدظلہ العالی



تحقیق و تدوین

محمد منور عتیق رضوی

عجالہء نافعہ در تحقیق

مسئلہ افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

مزین بتصدیق نائب اعلحضرت حضور تاج الشریعۃ علامہ

مفتی اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی دامت فیوضاتہ العالیہ

اس رسالہ مبارکہ وعجالہ نافعہ میں امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی ان تصانیف اور تعلیمات کا روشن بیان ہے، جن میں آپ نے حجج قاہرہ اور دلائل باہرہ سے ثابت فرمایا کہ افضلیت شیخین کریمین j اہل سنت و جماعت کے نزدیک اجماعی و متواتر ہے اور جو اس عقیدے میں اختلاف کرے گا دائرہ اہلسنت سے خارج ہے۔

تحقیق وتالیف

خادم علمائے اہلسنت

محمد منور عتیق غفرلہ

یو۔کے

مشمولات

مسئلہ افضلیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ

تائید جلیل از قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خان الازہری
تقریظات دیگر از افاضل محققین
تعارف امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
اہل بیت اطہار اور افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما
افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قطعی ہے۔
افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل سنت کا امتیازی عقیدہ ہے۔
افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلاف اگر دلیل ملے تو کیا کریں؟
تفضیلی شیعہ کون ہیں؟
تفضیلیہ کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟
تفضیلی شیعہ سے نکاح
امام احمد رضا کے دور میں تفضیلی فتنہ اور ان کا اس کے خلاف علمی و عملی جہاد
فہرس تصانیف در احقاق افضلیت و ازہاق فتنہ تفضیل
خاتمہ



محمد منور عتیق رضوی

تقریظ جمیل وتائید جلیل

نائب اعلحضرت حامی سنت وماحی بدعت قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ

علامہ مفتی اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی دامت فیوضاتہ العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم والہ وصحبہ اجمعین

فاضل گرامی محمد منور عتیق رضوی کا مرسلہ مقالہ دربارۂ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ جزوی طور پر پڑھوا کر سنا، اس عقیدہ پر اہل سنت وجماعت کا اجماع چلا آرہا ہے، اس کا مخالف اہل سنت وجماعت سے خارج، تفضیلی، گمراہ ہے، اور تفضیل مزعوم رفض کا دروازہ ہے۔

اللہ تعالی ہر سنی کو ہر طرح کی گمراہی وبدعقیدگی سے محفوظ رکھے، اور فاضل مذکور کا یہ رسالہ مقبول بارگاہ الٰہی ہو اور ہدایت عوام کا سبب بنے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

قال بفمہ وامر برقمہ

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری غفرلہ

دار الافتاء بریلی

باسمہ تعالیٰ

تقریظ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

مدیر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

امام احمد رضا خاں محمدی سنّی حنفی قادری برکاتی محدثِ بریلوی ابنِ مولانا مفتی محمد نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی ابن مولانا مفتی رضا علی خاں نقشبندی بریلوی [پ ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء۔م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء] قدس سرہ العزیز علمی و قلمی دنیا کے وہ عظیم شہسوار ہیں کہ جن کو عرب و عجم کے اکابر علمائے کرام اور مفتیانِ عظام نے چودھویں صدی کا "مجددِ اعظم" قرار دیا، بے شمار علماو محققین نے آپ کو فقیہِ اسلام تسلیم کیا، متعدد علمائے حق نے آپ کو امام یوسف اور امام محمد جیسا متبحر عالم قرار دیا یہاں تک کہ بعض مفکرینِ اسلام نے آپ کو اپنے وقت کے امامِ اعظم ابوحنیفہ ثانی کے درجے پر فائز کیا جب کہ سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے ایک عظیم پیشوا حضرت سید آلِ رسول قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمہ نے آپ کی تحریر کو حرفِ آخر قرار دیا۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال جیسا اسلامی فکر کا عظیم فلاسفر بھی آپ کی تحریروں کا گرویدہ ہوگیا اور دورِ حاضر کے ممتاز دانشور اور ہمدرد یونیورسٹی کے بانی محترم حکیم محمد سعید دہلوی نے آپ کی تحقیق اور تحریر کو اسلاف کا نمونہ قرار دیا۔

امام احمد رضا خاں قادری محدثِ بریلوی نے ۵۵ سال مسلسل قلم کے ذریعہ ملتِ اسلامیہ کی خدمت کی ہے۔ اس دوران آپ نے بہت کچھ لکھا اور ضرورت

کے ہر موضوع پر قلمی شاہ کار یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے زمانے میں جب بھی کوئی تحریک اسلام کے خلاف اُٹھی، آپ نے تحریر کے ذریعے اس کو مکمل مدلل دفع کیا اور اسلام کا علَم بلند رکھا، اسلاف کی تحقیق کی بھرپور تائید فرمائی اور کبھی بھی اجماعِ اُمّت کے نظریے سے انحراف نہ فرمایا۔ بل کہ جب بھی کسی نے مسلمان ہوتے ہوئے عقائد یا معاملات کے اندر اجماعِ اُمّت کے خلاف کوئی آواز اُٹھائی یا کوئی تحریر لکھی، آپ نے اس کا بھی دلائل و براہین کے ساتھ ردِ بلیغ فرمایا اور اس مسئلے کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا۔

امام احمد رضا محدثِ بریلوی کی حیات میں بے شمار فتنے ظاہر ہوئے، آپ نے ایک ایک فتنے کا سدباب کیا مثلاً قادیانیت کی تحریک اُٹھی، مسئلہ خلافت کا معاملہ آیا، تحریکِ ندوہ، تحریکِ دیوبند، تحریکِ علی گڑھ سامنے آئیں جن کے باعث بہت سارے مسائل اُٹھے۔ خاص کر حضورنبیِ کریم ﷺ کی عظمت اور فضیلت سے متعلق ان تحریکوں سے وہ آوازیں آئیں جو ہمارے اسلاف اور اجماعِ اُمّت کے نظریے کے خلاف تھیں۔ امام احمد رضا نے سب کا دفاع کرتے ہوئے نبیِ کریم ﷺ کی عظمت کو مدلل حوالاجات کی روشنی میں سنبھالے رکھا جس کے باعث آج بھی پاک و ہند میں نبیِ کریم ﷺ کی عظمت کا چرچا قائم ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا۔

امام احمد رضا محدثِ بریلوی کے سامنے ایک مسئلہ یہ پیش کیا گیا کہ صحابہ کرام کے درمیان کس کو کس پر افضلیت حاصل ہے اور بالخصوص اصحابِ اربعہ یعنی خلفاے راشدین میں کس کو کس پر برتری یا فضیلت حاصل ہے۔ اگرچہ پاک و ہند ہی نہیں، عرب عجم کے بھی تمام مسلمان اس مسئلے پر ہمیشہ سے متفق رہے ہیں کہ ان

چار صحابہ کرام کو تمام صحابہ کرام پر افضلیت حاصل ہے اور پھر ان چار کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے ان کی خلافتِ راشدہ میں ترتیب۔ مگر ملت کے نظریات میں رخنہ ڈالنے والے منافقین ہمیشہ ایسے کاموں میں مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ مسلمان سکون سے رہیں چنانچہ منافقینِ اسلام نے ایک مسئلہ اُٹھایا کہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو شیخین کریمین یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت حاصل ہے۔

امام احمد رضا محدثِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دو نہیں، متعدد رسائل اس موضوع پر لکھے جس میں احادیثِ نبویہ اور آثار سے اس بات کو ثابت کیا کہ شیخین کریمین کو تمام صحابہ کرام بشمول سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں جو آپ نے رسائل تحریر فرمائے، ان میں سے چند نام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ الزلال الانقی من بحر سبقة الاتقیٰ

☆ مطلع القمرین ابانة سبقة العمرین

☆ غاية التحقيق فی امامة العلی و الصدیق

☆ وجد المشوق بجلوة اسماء الصدیق و الفاروق

ان رسائل کے علاوہ بھی امام احمد رضا نے اپنے فتاویٰ اور دیگر کتب میں جہاں ضمناً ضرورت پیش آئی، وہاں اس مسئلے پر دوٹوک بات لکھی ہے کہ یہ فیصلہ اُمت کا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد از انبیاے کرام افضل ترین شخصیت ہیں جس کا ذکر ہر خطیب نماز جمعہ کے خطبے میں یوں کرتا ہے:

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن جامی کے ایک قصیدے کے مصرع کوتبدیل کرکے سیدنا ابوبکر کی شان میں یوں پڑھا جا سکتا ہے:

بعد از نبی بزرگ توئی قصہ مختصر

ہمارے عزیزم فاضل نوجوان علامہ محمد منور عتیق رضوی کے کانوں تک یہ بات پہنچی کہ ان دنوں یورپ میں بالعموم اور انگلستان میں بالخصوص اس مسئلے کو اُٹھایا جا رہا ہے کہ افضلیت شیخین کا عقیدہ قطعی ہے یا ظنی۔ چنانچہ انہوں نے تعلیماتِ رضا کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے امام احمد رضا محدثِ بریلوی کی کتب اور فتاویٰ میں سے ان تمام بنیادی دلائل کو جمع کیا اور ترتیب دے کر ایک رسالہ عام فہم زبان میں بعنوان ''مسئلہ افضلیتِ سیدنا ابوبکر صدیق اور مسلکِ اعلیٰ حضرت'' قلمبند کیا ہے جس میں امام احمد رضا کی لکھی گئی کتب اور فتاویٰ سے استفادہ کیا ہے۔ اہلِ علم کے لیے بھی یہ ایک عمدہ مقالہ ہے کہ اس میں صرف دلائل و براہین سے کام لیا گیا ہے، کوئی غیر ضروری لفاظی نہیں کی گئی ہے۔ احقر، عزیزم منور عتیق کو دل کی گہرائیوں سے یہ سنجیدہ مقالہ لکھنے پر مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند کریم آپ کے قلم سے رضویت کو مزید استحکام نصیب فرمائے۔ آمین بجاہِ سیدالمرسلین ﷺ

کلمات تایید از مولانا ڈاکٹر جابر شمس مصباحی
مرکز برکات رضا، میرا روڈ، ممبئی

حضرت مولانا محمد منور عتیق رضوی فاضل نوجوان ہیں۔ آزاد کشمیر سے تعلق ہے۔ شام یونیورسٹی سے فارغ ہیں۔ اردو ان کی مادری زبان ہے۔ عرب ملک میں تحصیل علم کی وجہ سے عربی زبان وادب سے خاص شغف ہے۔ فی الوقت انگلینڈ کی ایک یونیورسٹی میں مشغول عمل ہیں۔ پاک طینت، پاک طبیعت، سعادت اتوار ہیں۔ ذی علم صاحب قلم شخص ہیں۔ بااخلاق دردمند نوجوان رعنا ہیں۔ ان سے تعارف کی تقریب یوں ہوئی۔ مارچ ۲۰۰۷ء کو میں کراچی میں تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعودؒ کی لائبریری میں نوادرات دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران مولانا موصوف کا فون حضرت مسعود ملت کو آگیا۔ گفتگو کے حضرت مسعود ملت نے میرا ذکر کر دیا کہ میں وہاں موجود ہوں۔ بس اس کے بعد مولانا موصوف نے اپنا رائے نشیمن میری طرف پھیر دیا۔ جب سے آج تک وہ ٹیلی فون پر پنی خوش کلامی سے شاد کام کرتے رہتے ہیں۔ کوئی مہینہ ایسا نہیں، ان کا فون نہ آتا ہو۔ گفتگو، سب وہی علمی، تحقیقی، دینی اور جماعتی، اس سے ان کی دینی دردمندی، خلوص اور جماعت اہل سنت کے تئیں فکر واضطراب کا اندازہ ہوتا ہے۔ خدا ان کے اس دینی درد کو سلامت رکھے۔ آمین،

اردو عربی میں ان کی کئی کتابیں موجود ہیں۔ کچھ چھپنے کے انتظار میں ہیں۔ قلم ابھی رواں ہے۔ ابھی نو امنگ نوجوان ہیں، مستقبل میں ان سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ ابھی حال ہی میں انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ نام ہے۔ "فضیلت شیخین اور امام احمد رضا" اس نام سے ہی ظاہر ہے کہ اس میں انہوں نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی فضائل ومناقب پر گفتگو

کی ہے۔سردران شیخین کریمین کی افضلیت پر روشنی ڈالی ہے۔اس حوالہ سے انہوں نے اپنے وقت کے سب سے بڑے محتاط محقق امام احمد رضا قدس سرہ کی فیصلہ کن تحقیقات وکتب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔مسودہ بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا۔البتہ چند مقامات سے کچھ کچھ دیکھنے کی سعادت پائی۔کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بھرپور ہے۔فضل خدا سے توقع ہے۔کتاب اپنے قارئین سے داد تحسین وصول کرے گی۔

اللہ جل مجدہ الکریم سے دعاء ہے حضرت مولینا محمد منور عتیق رضوی کی اس کوشش کاوش کو مشکور وماجور فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

طالب دعا

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

مرکز برکات رضا، میرا روڈ، ممبئی

۱۷ رمضان ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام اہل سنت کون ہیں

دنیائے علم وتحقیق میں امام زمن مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۲۱ء/ ۱۳۴۰ھ) ان مقبول ہستیوں میں شمار ہوتے ہیں جنکی علمی اور فکری تحریکات وتخلیقات کو ان کی حیات میں ہی آفاقی شہرت وقبولیت عام مل چکی تھی۔ عرب وعجم کے اکابر نے ان کی تحقیقات کو سرآنکھوں پہ رکھا اور تدقیقات کو ہزار آفریں سے سراہا اور حجاز مقدس جیسی سرزمین میں جو ہمیشہ گہوارہ علم وفضل رہی اور ہزار ہا اساطین علم وجبال فن کا موطن ومسکن ٹھہری ان کو مجدد ومرجع خواص تسلیم کیا گیا۔ آخر ان کی تحقیق کا ضرور اعلیٰ مقام تھا کہ چرخ علم کے درخشندہ حجازی تاروں نے گپ اندھیروں میں انھیں اپنا نیر تاباں بتایا اور ہزاروں اہل لسان مراجع خلائق کو چھوڑ کر اک ہندی فاضل کو لقب مجدد سے یاد فرمایا۔ اعلحضرت کی تبحر علمی کا یہ عالم تھا کہ جس میدان تحقیق میں وہ اترے اس میں سبقت لے گئے اور جو مضمون کلک رضا کی سیاہی سے صفحہ قرطاس پہ ٹپکا وہ ذروہ تحقیق تک پہنچا کیوں نہ ایسا ہو جبکہ کشور تحقیق کا یہ بے تاج بادشاہ جب اپنے قلم کو جنبش دیتا ہے تو مبدء فیاض سے دلائل وبراہین کا انبوہ کثیر ان کے قلب انور پہ القاء ہوتا ہے اور توجیھات واستدلالات کا بحر بے کنار الہام ہوتا ہے جس کا انہوں نے اپنی انگنت تحقیقات میں اظہار فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ان ساری باتوں کا مشاہدہ کرنا ہو تو آپ کی صرف ایک ہی کتاب جلیل 'الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ' کا ہی مطالعہ کیا جائے۔

اس نہایت مختصر رسالہ کی تالیف کا مقصد وحید یہ ہے کہ مسئلہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما میں مسلک اعلحضرت امام اہل سنت کا عوام وخواص میں تعارف کرایا جائے۔ اسمیں فقط آپ کی تصانیف وتعلیمات کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

سید السادات مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور امام الصحابۃ خلیفۃ المؤمنین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی شانیں اور مسئلہ افضلیت پر امام اہل سنت کی ساطع وباہر تحریر۔

امام اہلسنت نے جس عقیدت کے ساتھ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کو یاد فرمایا یہ اُن کا ہی حصہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ محبت اہل بیت میں فریفتہ نظر آتے ہیں اور یادِ صحابہ میں گرویدہ۔ امام اہلسنت کا صافی عقیدہ تھا کہ اہل بیت اطہار، اولاد نبی رضی اللہ عنہم کشتیء نوح کی طرح ہیں جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہدایت کے ستارے۔ یہ وہی عقیدہ ہے جو صحاح احادیث وروایات موثوقہ میں وارد ہوا۔

اس کا اظہار آپ نے اس شعر میں فرمایا:

اہل سنت کا ہے بیڑا پار، اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

امام اہلسنت کے نزدیک صحابہ سے بغض یا اہل بیت سے نفرت حرام ہے اور دونوں کی دلی تعظیم ہر سنی مسلمان کی پہچان ہے اور اس کا ایمانی فرض۔ شان اہلِ بیت میں امام اہل سنت نے جو عقیدت کے الفاظ لکھے ہیں وہ سونے سے لکھنے کے مستحق ہیں۔ قربان جاؤں اس امام کی صداقت اور عدالت پر، سادات اطہار اور اہل بیت کرام سے بے پناہ عقیدت کے باوجود آپ نے کبھی دامن انصاف نہیں چھوڑا۔ مسئلہ افضلیت کو جس انداز سے اور جس پیرائے میں آپ نے بیان فرمایا اس میں اہل بیت کرام کی محبتوں کی جھلک بھی ہے اور افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق کے متعلق مسلک اہل سنت کی چمک بھی۔

آپ کے رسالہ نافعہ جلیلہ مسمی بہا "اعتقاد الاحباب فی الجمیل والآل

والاصحاب'' کی وہ ایمان افروز عبارت میں نقل کرتا ہوں جو ہماری بات کی تائید کرتی ہے۔

''اوران میں خلفائے اربعہ اوران چار ارکان قصر ملّت و چہار انہار باغ شریعت کے خصائص وخصائل کچھ ایسے رنگ پر واقع ہیں کہ ان میں سے جس کسی کی فضیلت پر تنہا نظر کیجئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہیں یہی ہیں ان سے بڑھ کر اور کون ہوگا۔

بہر گلے کہ ازیں چار باغ می نگرم
بہار دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

(ان چار باغوں میں سے جس پھول کو میں دیکھتا ہوں تو بہار میرے دل کے دامن کو کھینچتی ہے کہ اصل جگہ تو یہی ہے)

علی الخصوص شمع شبستان ولایت، بہارِ چمنستانِ معرفت، امام الواصلین، سید العارفین، خامت خلافت نبوت، فاتح سلاسل طریقت، مولی المسلمین، امیر المؤمنین ابوالائمۃ الطاہرین اماموں کے جدا امجد، طاہر مطہر، قاسم کوثر، اسد اللہ الغالب، مظہر العجائب والغرائب، مطلوب کل طالب، سیدنا و مولانا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم وحشر نافی زمرتہ فی یوم عقیم کہ اس جناب گردوں قباب کے مناقب جلیلہ و محامد جمیلہ جس کثرت وشہرت کے ساتھ ہیں دوسرے کے نہیں۔

حضرات شیخین، صاحبین صہرین، وزیرین، امیرین، مشیرین، ضجیعین، رفیقین، سیدنا و مولنا عبداللہ العتیق ابو بکر صدیق و جناب حق مآب ابو حفص عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان والا سب شانوں سے جدا ہے۔ اوران سب پر سب سے زیادہ عنایت خدا اور رسول خدا جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم ہے بعد انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین کے جو مرتبہ ان کا خدا کے نزدیک ہے دوسرے کا نہیں اور رب تبارک وتعالی سے جو

قرب ونزدیکی اور بارگاہ عرش اشتباہ رسالت میں جو عزت وسر بلندی ان کا حصہ ہے اوروں کو نصیب نہیں۔ اور منازل جنت ومواہب بے منت میں انھیں کے درجات سب پر عالی، فضائل وفواضل وحسنات طیبات میں اُنھیں کو تقدم وپیشی، ہمارے علماء وائمہ نے اس میں مستقل تصنیفیں فرما کر سعادت کونین وشرافت دارین حاصل کی ورنہ غیر متناہی کا شمار کس کا اختیار واللہ العظیم اگر ہزاروں دفتر ان کے شرح فضائل میں لکھے جائیں یکے از ہزار تحریر میں نہ آئیں۔

وعلی تفنن واصفیہ بحسنہ

یغنی الزمان وفیہ مالم یوصف

(اور اس کے حسن کی تعریف کرنے والوں کی عمدہ بیانی کی بنیاد
پر زمانہ غنی ہو گیا اور ایسی خوبیاں ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا)

مگر کثرت فضائل وشہرت فواضل چیزے دیگر اور فضیلت وکرامت امرے آخر۔ فضل اللہ تعالٰی کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء (73/3)

(حوالہ فتاوٰی رضویہ، رسالہ اعتقاد الاحباب، جلد صفحہ 365،364)

حضرت مولٰی علی اور افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما:

امام اہل سنت اپنے رسالہ مبارکہ "اعتقاد الاحباب" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خود حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے بار بار اپنی کرسی مملکت وسطوت خلافت میں افضلیت مطلقہ شیخین کی تصریح فرمائی اور یہ ارشاد ان سے **بتواتر ثابت ہوا** کہ اسی (80) سے زیادہ صحابہ کرام وتابعین نے اسے روایت کیا اور فی الواقع اس مسئلہ کو جیسا حق مآب مرتضوی نے صاف

صاف واشگاف بہ کرّات ومرات، وجلوات وخلوات ومشاہد عامہ ومساجد جامعہ میں ارشاد فرمایا دوسروں سے واقع نہ ہوا۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ اعتقاد الاحباب، جلد صفحہ 366 تا 377)

اس کے بعد امام اہل سنت نے بعض وہ روایات نقل فرمائیں جن میں مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واضح فرمایا۔ پھر رقمطراز ہوتے ہیں۔

"بالجملہ احادیث مرفوعہ و اقوال حضرت مرتضوی و اہل بیت نبوت اس بارے میں لا تعداد ولا تحصیٰ ہیں کہ بعض کی تفسیر فقیر نے اپنے رسالہ تفضیل (منتہی التفصیل لمبحث التفضیل۔ از منور عتیق) میں کی ہے۔ اب اہل سنت نے ان احادیث آثار میں جو نگاہ غور کو کام فرمایا تو تفضیل شیخین کی صدہا تصریحیں علی الاطلاق پائیں کہیں جہت وحیثیت کی قید نہ دیکھی کہ یہ صرف فلاں حیثیت سے افضل ہیں اور دوسری حیثیت سے دوسروں کو افضلیت۔ لہٰذا انہوں نے عقیدہ کر لیا کہ گو فضائل خاصہ و خصائص فاضلہ حضرت مولیٰ اوران کے غیر کو بھی ایسے حاصل جو حضرات شیخین نے نہ پائے جیسے کہ اس کا عکس بھی صادق ہے۔ مگر فضل کلی جو کثرت ثواب وزیادت قرب رب الارباب سے عبارت ہے، وہ انہیں کو عطا ہوا۔ **اور اس عقیدہ کا خلاف اول تو کسی حدیث صحیح میں ہے ہی نہیں**، اور اگر بالفرض کہیں بوئے خلاف پائے بھی تو سمجھ لے کہ یہ ہماری فہم کا قصور ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خود حضرت

مولیٰ و اہل بیت کرام کیوں بلا تقیید انہیں افضل و خیر امت و سردار اولین و آخرین بناتے؟''

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ اعتقاد الاحباب، جلد ، صفحہ 368 تا 369، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام اہل سنت مزید فرماتے ہیں۔

''برتقدیر ثبوت وغیر ذلک سے انھیں آگاہی نہ تھی یا تھی تو وہ ان کا مطلب نہ سمجھے یا سمجھے اور اس میں تفضیل شیخین کا خلاف پایا تو کیونکر خلاف سمجھ لیں؟ اور **تصریحات بینہ و قاطع الدلالۃ وغیر محتملۃ الخلاف** کیسے پس پشت ڈال دیں۔ الحمد للہ رب العالمین کہ حق تبارک وتعالیٰ نے فقیر حقیر کو یہ ایسا جواب شافی تعلیم فرمایا کہ منصف کے لئے اس میں کفایت، اور متعصب کو اس میں غیظ بے نہایت، یہی محبت علی مرتضیٰ ہے اور اس کا بھی یہی مقتضی ہے کہ محبوب کی اطاعت کیجئے اور اس کے غضب اور اسی (80) کوڑوں کے استحقاق سے بچیے۔''

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ اعتقاد الاحباب جلد ، صفحہ 370، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام اہلسنت نے اپنے رسالہ مبارکہ اعتقاد الاحباب کے علاوہ رسالہ ''جزاء اللہ عدوہ باباہٗ ختم النبوۃ'' میں بھی شان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بزبان سیدنا و مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، ذکر فرماتے ہیں۔ امام اہل سنت اس میں ایک باب ''مولیٰ علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر'' کے عنوان سے قائم فرما کر 18 روایات متعدد طرق سے پیش فرماتے ہیں جو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور آپ کی اولاد نے شان صدیق اکبر میں ارشاد فرمائیں۔ اتنی ساری روایات کو یہاں نقل کرنا مخل خواطر ہوگا

پس اہل علم و شوق سے بھرپور درخواست ہے کہ اس رسالے کی طرف رجوع فرمائیں۔ فائدہ کے لئے چند روایتیں نقل کر دیتا ہوں۔ امام اہل سنت رقمطراز ہیں:

"ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے راوی، امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لا یفضلنی احد علی أبی بکر و عمر الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جو مجھے ابوبکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔"

ایک دوسری روایت یوں لکھتے ہیں۔

"ابو القاسم طلحی و ابن ابی عاصم و ابن شاہین واللالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنۃ میں اور عشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجۃ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی، امیر المؤمنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انھیں ابوبکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں۔ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

ایھا الناس بلغنی ان اقواماً یفضلونی علی ابی بکر و عمر لو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ، فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری، خیرالناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر۔

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے

بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں پھر عمر۔ الخ" مخلصاً

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ جزاء اللہ عدوہ، جلد 10 صفحہ 681 تا 688، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اس حدیث مرتضوی کی تشریح میں امام اہل سنت کا بیان کردہ فائدہ سنئے کہ خود مولی علی مرتضی رضی اللہ عنہ حدیث نبی ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ 'حدود کو دفع کرو' اور اسی کی بنیاد پر قاضی کیلئے ضروری ہے کہ شبہ کیوقت حد کو دفع کردے۔ لیکن اس حکم کے باوجود مسئلہ تفضیل میں مولی علی نے حد کا حکم سنایا تو معلوم ہوا کہ افضلیت شیخین آپ کے نزدیک قطعی ہے، اگر ظنی ہوتی تو ہرگز حد کا حکم نہ سناتے، ملاحظہ ہو وہ عبارت جس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے:

"قلت انظر الی هذا الوعید الشدید افتراه معاذ الله مجترئ علی الله تعالی فی اجراء الحدود مع تعارض الظنون ؟وهو الراوی عن النبی ﷺ ادرؤا الحدود...الخ"

(فتاوی رضویہ، الزلال الانقی، ج ۲۸، صفحہ ۶۷۸)

آپ 'الزلال الانقی' صفحہ ۶۸۸ میں امام دارقطنی کی جندب اسدی سے یہ روایت نقل فرماتے ہیں:

"امام نفس زکیہ محمد بن عبداللہ محض ابن امام حسن مثنی ابن حسن مجتبی ابن مولی علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجوہہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں۔"

امام اہلسنت اپنے رسالہ مبارکہ 'وشاح الجید فی معانقۃ العید' کے اندر اسی مسئلہ میں یہ روایت لاتے ہیں:

" حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روای

قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفاً مع علی بن ابی طالب اذا اقبل ابو بکر فصافحہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعانقہ وقبل فاہ فقال علی اتقبل فاابی بکر؟ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ابا الحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنز لتی عندربی

میں نے حضور ﷺ کو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا اتنے میں ابوبکر صدیق h حاضر ہوئے۔ حضور پرنور ﷺ نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔"

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ وشاح الجید، جلد 8، صفحہ 612 تا 613)

اسی طرح امام اہلسنت نے دربارہ مسئلہ تفضیل شیخین، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دس احادیث موسوم بنام "احادیث مرتضوی" اپنی کتاب مبارکہ "غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق" میں جمع کیں جن میں تصریح جلی ہے کہ شیخین کریمین امت میں سب سے افضل ہیں، جو کثیر فوائد سے بھرپور ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، غایۃ التحقیق، جلد 28، صفحہ 480 تا 484)

امام اہل سنت نے اپنے رسالہ جلیلہ "تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاھلیۃ" (1312ھ) میں زبردست علمی دلائل سے آشکار کیا کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ایمان لانے سے پہلے بھی شرک کی نجاستوں سے پاک اور ستھرے تھے۔

ملاحظہ ہو شان علی آپ کس تناظر میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت مولیٰ نے حضور مولی الکل سید الرسل ﷺ کے کنار اقدس میں پرورش پائی، حضور کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کھلتے ہی محمد رسول اللہ ﷺ کا جمال جہاں آراء دیکھا، حضور ہی کی باتیں سنیں۔ عادتیں سیکھیں، تو جب سے اس جناب عرفان مآب کو ہوش آیا قطعاً یقیناً رب عزوجل کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ہرگز ہرگز بتوں کی نجاست سے اس کا دامنِ پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔"

(فتاویٰ رضویہ، تنزیہ المکانۃ، جلد 28، صفحہ 436)

اس کی تکمیل میں جلوئے شان صدیقی کو بھی عیاں فرماتے ہوئے رقمطراز ہوتے ہیں۔

"بحمد اللہ یہی فضل اجل واجمل (شرک اور اعمال جاہلیت سے دوری) بلکہ اس سے بھی اعلیٰ و اکمل، نصیب حضرت امیر المؤمنین، امام المشاہدین، افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا ومولانا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔ الخ"

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ مذکورہ، جلد 28، صفحہ 456)

قارئین کرام! مندرجہ بالا سطور سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ امام اہل سنت الشاہ مولانا امام احمد رضا خان اہل بیت کرام سے کتنی عقیدت رکھتے ہیں۔ لیکن اس عقیدت نے آپ کو انصاف کی راہ سے نہ پھیرا۔ جہاں آپ نے شان اہل بیت پر گفتگو کی وہاں شان شیخین کو بھی بیان فرمایا کہ لوگ اہل بیت کی عقیدت میں آ کر کہیں تفضیل کی بیماری میں مبتلا نہ ہو جائیں۔



امام اہل سنت کی اہل بیت سے عقیدت صرف قرطاس وقلم تک محدود نہیں تھی بلکہ بیعت ہونے کیلئے بھی آپ نے سادات مارہرہ کا تعین فرمایا۔ آپ سید السادات مرجع العلماء و العرفاء حضور سیدی آل رسول حسینی مارہروی علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر مرید ہوئے۔ اس خاندان کی ایک عظیم روحانی ہستی سید سادات بلگرام میر عبدالواحد بلگرامی ہیں جنہوں نے اپنی مشہور کتاب مستطاب ''سبع سنابل'' میں مسئلہ تفضیل پر روشنی ڈال کر تفضیلیہ کا رد بلیغ فرمایا۔

امام اہل سنت نے ان کی اس کتاب کے بعض اقتباسات ''غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق'' میں دیئے ہیں، بعض یہاں ملاحظہ ہوں۔ امام اہل سنت لکھتے ہیں:

''سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، رہبر شریعت، بحر طریقت، بقیہ السلف، حجۃ الخلف سیدنا و مولانا سید عبدالواحد حسینی زاہدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نے کتاب مستطاب ''سبع سنابل شریف'' تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین ﷺ میں موقع قبول عظیم پہ واقع ہوئی۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول و مبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتائید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا لفظ مبارک چند حروف نقل سے شرف حاصل کروں۔ اولیائے کرام ومحدثین وفقہاء جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں۔

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء ابوبکر است وبعد از وے عمر فاروق ست۔۔۔۔الخ

پھر فرمایا:

اجماع اصحاب و تابعین وتبع تابعین و سائر علمائے امت ہمبرین عقیدہ واقع شدہ است۔۔۔۔

پھر فرمایا:

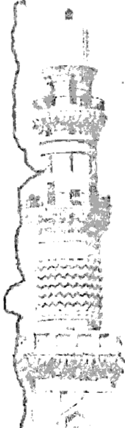
پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد و مرتضٰی نیز دریں اجماع متفق و شریک بود، مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است ۔ اے خان و مانِ ما فدائے بنام مرتضٰی باد! وائے دل و جانِ ما نثار اقدام مرتضٰی باد! کدام بد بخت ازل کہ محبت مرتضٰی در دلش نباشد و کدام راندۂ درگاہ مولٰی کہ اہانتِ او روا دارد، مفضلہ گماں بردہ است کہ نتیجہء محبت با مرتضٰی تفضیل اوست بر شیخین و نمیدانند کہ ثمرۂ محبت موافقت ست با او نہ مخالفت۔۔۔ الخ''

(فتاویٰ رضویہ، غایۃ التحقیق، جلد ۲۸، صفحہ 488 تا 489)

امام اہل سنت کے نزدیک افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قطعی ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قطعی ہونے پر امام اہل سنت مزید فرماتے ہیں۔

''یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت جناب افضل الأولیا المحمدیہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل یا ان کے ہمسر ہیں گمراہ بدمذہب ہے۔ سبحان اللہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ صدیق رضی اللہ عنہ اکبر امام الاولیاء مرجع العرفاء امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے بھی اکرم وافضل واکمل ہیں۔ **جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی مانتے ہیں نہ**



کہ حضور غوثیت مآب کو تفضیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیح وخرقِ اجماع امتِ مرحومہ ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم''

(فتاویٰ رضویہ، فتاوی کرامات غوثیہ، جلد 68، صفحہ 420)

اور امام اہل سنت نے جس متن متین کو مذہب ماتریدیہ میں قبول و پسند فرمایا اور جس پر خود شرح لکھی بلکہ اتنا سراہا کہ اس کے مصنف کو 'اعلام معالم الیقین کو بلند کرنے والا' فرمایا، اور اس کی کتاب کو'' یکتائے زمانہ'' اور باب ''عقائد میں ایک کامل نصاب'' فرمایا اس سے مراد السیف المسلول معین الحق فضل رسول برکاتی عثمانی بدایوانی اور آپ کی کتاب مستطاب مقبول عندا الارباب، 'المعتقد المستند' 1270ھ ہے جس پر آئمہ زمن و اکابر ملت اسلامیہ مثل علامہ فضل حق خیر آبادی، شاہ احمد سعید مجددی دہلوی اور مفتی صدر الدین دہلوی جیسی جامع المعقول و المنقول شخصیات نے زبردست تقریظیں لکھیں اور تحقیق حق پر مصنف کی ہزار تحسین فرمائی۔

اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے علماء متقدمین سے امام ابو محمد بن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا جس میں انھوں نے چھ ۶ عقائد پر اہل سنت و جماعت کے محدثین کا اجماع ذکر فرمایا اور ان عقائد میں سے پانچویں عقیدے میں تفضیل شیخین ذکر کیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی آدمی ان میں سے کسی ایک میں بھی اختلاف کرتا تو اہل سنت کے علماء اسے بدعتی مان کر اس سے دوری اختیار کرتے اور اس کی مذمت فرماتے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

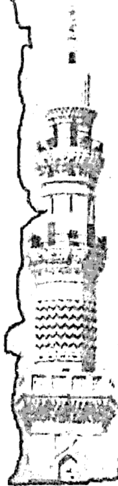
''وقال ابو محمد بن قتيبة :أجمع أهل الحديث على ستة أشياء ، وهي ما شاء الله كان ومالم يشاء لم يكن۔ وعلى أنه خالق الخير والشر۔ وعلى أن

القرآن كلام الله غير مخلوق۔ وعلی أنه يری يوم القيامة۔ وعلی تقديم الشيخين علی سائر الصحابة فی الفضل۔ وعلی الايمان بعذاب االقبر۔لا يختلفون فی هذه الأصول ، ومن فارقهم فی شیء من ذلک نابذوه وبدعوه وهجروه"

(المعتقد المستند ،صفحہ 88،مبارکپور،انڈیا)

پس معلوم ہوا کہ ااعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضلیت ابوبکر صدیق پر اجماع اہل سنت قائم ہے۔ اور جو شخص اس بارے میں کوئی دوسری رائے رکھے آپ اسے بدعتی مانتے۔ اور صرف یہی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ہی نہیں بلکہ سر زمین ہندوستان کی وہ شخصیات جو معقولات اور منقولات میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں انھوں نے بھی اس مسئلہ میں اتفاق کیا ہے۔ ابھی علامہ فضل حق خیرآبادی، علامہ فضل رسول بدایوانی، علامہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی اور علامہ ومفتی صدر الدین کا تذکرہ گزرا۔ جن میں ہر ایک اپنے مقام علم وفن میں استاذ زمانہ اور یگانہ ءروزگار رہے۔

امام اہل سنت نے اپنی بہت ساری تصانیف میں تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما پر اجماع قطعی نقل فرمایا جس میں سر فہرست رسالہ 'منتھی التفصیل'، 'مطلع القمرین' اور 'الزلال الانقی' ہیں۔ 'الزلال الانقی' کے ابتدائیہ میں خود رقم طراز ہیں۔



"مجھے اس کتاب کی تصنیف اور اس کی تالیف خوب اور اس کی ترتیب کو محکم کرنے پر اس امر نے اکسایا جو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ منحرف ہوئے اور کچھ قدم پھسلے اور کچھ اس گمراہ ہوئے جس کے لئے نہایت بلندی کے علم بلند کئے گئے آیات، اخبار و آثار کی کثرت سے اور اسی پر صحابہ کبار، اہل بیت اطہار،

پیشوایان اخیار، اور علماء ابرار کا **اجماع** ہو چکا یعنی شیخین ابو بکر وعمر کی فضیلت ابوالحسنین علی پر۔۔۔۔" (مترجم)

(فتاویٰ رضویہ، الزلال الانقی، جلد 28، صفحہ 497)

رسالہ 'غایۃ التحقیق' کے سوال دوم کے جواب میں لکھتے ہیں:

"اہل سنت و جماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا **اجماع** ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسول و انبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام امم عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت و وجاہت وقبول وکرامت وقرب و ولایت کو نہیں پہنچتا۔ ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ ذوالفضل العظیم۔

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم ومولاہم وعلیہم وبارک وسلم۔ اس مذہب مہذب پر آیات قرآنِ عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم وارشادات جلیلۂ واضحہ امیر المومنین مولیٰ علی مرتضیٰ ودیگر ائمہ اہل بیت طہارت وارتضا **واجماع** صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحات اولیائے امت وعلمائے امت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم دو مجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین (1297ھ) سے متسم تصنیف کی اور خاص آیہ کریمہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقکم" اور اس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمی بنام تاریخی "الزلال الاُنقی من بحر سبقۃ الاتقی" (1301ھ) تالیف کیا۔ اس مبحث کی تفصیل ان کتب پر

موکول............الخ‘‘ (فتاوٰی رضویہ، غایۃ التحقیق، جلد 28، صفحہ 478)

امام اہل سنت نے ’الزلال الانقی‘ میں ان علماء اسلام کے نام گنوائے جنھوں نے انعقاد اجماع کی تصریح فرمائی بعض یہ ہیں: صحابہ میں حضرت عبد اللہ ابن عمر اور ابو ہریرہ، تابعین میں سے میمون ابن مہران، اور تبع تابعین میں سے امام شافعی وغیرہم۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۶۷۰ تا ۶۷۸)

عقیدہء افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل سنت کا ایک امتیازی نشان ہے:

امتیازی علامت ہمیشہ وہ وصف ہوتا ہے جو کسی ایک نوع کو دوسری نوع یا ایک جنس کو دوسری جنس سے بلکل جدا کر دے۔ اگر مختلف انواع یا اجناس ایک ہی وصف میں من وجہ یا من کل الوجوہ مشترک ہوں تو وہ ہر گز علامت نہیں ہوسکتا ہے۔

امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک تاریخی خط میں جو کہ ایک رسالہ کی شکل اختیار کر گیا ہے بیس (20) ایسے عقائد گنوائیں ہیں جو کہ ہندوستان میں سنی اور غیر سنی ہونے کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ رسالہ آج بھی اہل سنت کے لئے معیار سنیت ہے۔ اس کا تاریخی پس منظر قابل مطالعہ ہے۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ مختصر یہ کہ ایک محلّہ کے لوگوں نے ایک مولوی صاحب کے عقائد کی صحت دریافت کرنی تھی۔ انھوں نے تحریر میں امام اہل سنت سے رجوع کیا جس پر امام اہلسنت نے یہ رسالہ جواب میں تحریر فرمایا اور اس پر مولوی صاحب کے دستخط کروا کر انھیں بریلی شریف سے سند سنیت بھیجی گئی۔ اس رسالے کا نام ’’امور عشرین در امتیاز عقائد سنیین‘‘ ہے۔ امام اہل سنت عقیدہ نمبر 4 یوں تحریر فرماتے ہیں

’’جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہم پر قرب الٰہی میں

تفضیل دے وہ گمراہ مخالف سنت ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ رسالہ امور عشرین، جلد 29، صفحہ 613، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ملاحظہ ہو کہ امام اہل سنت نے اس عقیدے کو کتنی اہمیت دی کہ جب کسی کے عقائد کو پرکھنے کا معاملہ آیا تو مسئلہ تفضیل کو اوائل میں رکھا۔ پس معلوم ہوا کہ معیار سنیت میں مسئلہ تفضیل نہایت اہم ہے اور اس کو بیان کرنے کی ضرورت یہ ہے کہ سنی اور تفضیلی شیعہ میں فرق کیا جائے جو عقائد میں بظاہر ایک ہی نظر آتے ہیں۔

افضلیت شیخین کے خلاف اگر کوئی حدیث ملے تو؟

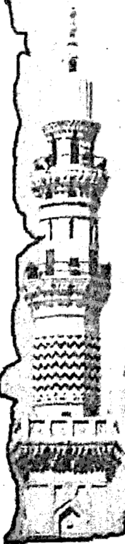
'منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین' میں مسئلہ افضلیت کے دھمکتے اصول:

امام اہل سنت نے ضعیف احادیث کے احکام اس مبارکہ رسالے میں جمع فرمائے جو کہ کتب محدثین میں منتشر تھے۔ اس رسالے کے تکمیل کے بعد آپ نے بعض مسائلِ تازہ اور مسائلِ شتی کو 'خاتمہ فوائد منثورہ' کے نام سے سلک تحریر میں نظم فرمایا۔ ان میں آپ نے فائدہ اولی جسے "نفیسہ جلیلہ" سے تعبیر فرمایا افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحقیق میں لکھا جس میں اہل سنت و جماعت کو زبردست رہنما اصول عطا فرمائے کہ ہرگز مسئلہ تفضیل میں ٹھوکر نہ کھاسکیں اور حق بجانب رہیں۔ اس پوری عبارت کا یہاں نقل کر لینا نہایت مفید ہوگا۔ اور دراصل یہی عبارت اور اس کے اندر بیان کردہ اصول ہمارے مسلک کی جان ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"فضیلت و افضلیت میں فرق ہے، دربارۂ تفضیل حدیث ضعیف ہرگز مقبول نہیں۔ فضیلت و افضلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ اسی باب سے ہے جس میں ضعاف بالاتفاق قابل قبول اور یہاں بالاتباع مردود ونامقبول۔

اقول جس نے قبول ضعاف فی الفضائل کا

منشاء کے افادات سابقہ میں روشن بیانوں سے گزر اذہن نشین کر لیا ہے۔ وہ اس فرق کو بنگاہ اولین سمجھ سکتا ہے قبول ضعاف صرف محل نفع بے ضرر میں ہے۔ جہاں ان کے ماننے سے کسی تحلیل یا تحریم یا اضاعت حق غیر، غرض مخالفتِ شرع کا بوجہ من الوجوہ اندیشہ نہ ہو۔ فضائل رجال مثل فضائل اعمال ایسے ہی ہیں۔ جن بندگان خدا کا فضل تفصیلی خواہ صرف اجمالی دلائل صحیحہ سے ثابت ہے ان کو منقبت خاصہ جسے صحاح وثوابت سے معارضت نہ ہو۔ اگر حدیث ضعیف میں آئے اس کا قبول تو آپ ہی ظاہر کہ ان کا فضل تو خود صحاح سے ثابت، یہ ضعیف اسے مانے ہی ہوئے مسئلہ تو فائدہ زائدہ عطا کرے گی۔ اور اگر تنہا ضعیف ہی فضل میں آئے اور کسی صحیح حدیث کی مخالفت نہ ہو وہ بھی مقبول ہوگی کہ صحاح میں تایید نہ سہی خلاف بھی تو نہیں، بخلاف افضلیت کے کہ اس کے معنی ایک دوسرے سے عند اللہ بہتر وافضل ماننا ہے۔ یہ جب ہی جائز ہوگا کہ ہمیں خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے خوب ثابت ومحقق ہو جائے، ورنہ بے ثبوت حکم لگا دینے میں محتمل کہ عند اللہ امر بالعکس ہو تو افضل کو مفضول بنایا، یہ تصریح تنقیص سے شان ہے اور وہ حرام تو مفسدہ تحلیل حرام وتضیع حقِ غیر دونوں درپیش کہ افضل کہنا حق اس کا تھا اور کہہ دیا اس کو۔ یہ اس صورت میں تھی کہ دلائل شرعیہ سے ایک کی افضلیت معلوم نہ ہو۔ پھر وہاں کا تو کہنا ہی کیا ہے، جہاں عقائدِ حقہ میں ایک جانب کی تفضیل محقق ہو اور



اس کے خلاف **احادیث سقام وضعاف** سے استناد کیا جائے، جس طرح آج کل کے جُہّال حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تفضیل حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں کرتے ہیں۔ یہ تصریح مضادت شریعت و معاندت سنت ہے۔ ولہٰذا ائمہ دین نے تفضیلیہ کو روافض سے شمار کیا کما بیناہ فی کتابنا المبارک مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین بلکہ **انصافاً** اگر تفضیل شیخین کے خلاف کوئی حدیث صحیح بھی آئے قطعاً واجب التاویل ہے۔ اور اگر بفرض باطل صالح تاویل نہ ہو واجب الرد کہ تفضیل شیخین **متواتر و اجماعی** ہے کما اثبتنا علیہ عرش التحقیق فی کتابنا المذکور اور متواتر و اجماع کے مقابل احاد ہرگز نہ سنے جائیں گے۔۔۔۔ الخ''

(فتاویٰ رضویہ، منیر العین، جلد 5، صفحہ 580 تا 582، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اس کے بعد امام اہل سنت نے علامہ قسطلانی کی ارشاد الساری اور مواقف و شرح مواقف کا حوالہ نقل کر کے اپنے مذکورہ موقف کی تائید فرمائی۔

اس عبارت میں امام اہل سنت کا اجماع کے علاوہ تواتر کے ذکر کرنے کی ایک نہایت لطیف وجہ ہے کہ فقط اجماع کے ذکر کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ کوئی یہ تاویل کر ڈالے کہ اس اجماع سے مراد اجماع ظنی ہے، اس احتمال کو جڑ سے اکھاڑنے کیلئے تواتر کا اضافہ فرمایا جو قطعیت کا ہی فائدہ دیتا ہے، پس اجماع کا معنی قطعیت بھی متعین ہو گیا۔ تو ثابت ہوا کہ افضلیت شیخین پر نہ صرف اجماع دلیل ہے بلکہ احادیث متواترہ بھی ہیں جن میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

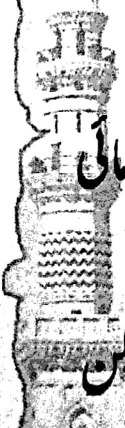
مسئلہ تفضیل کے دلائل میں نظر و خوض کرتے وقت اگر یہی پیمانۂ فکر سامنے

رہے اوران تابندہ اصول کی روشنی میں احادیث وآثار کو پرکھا جائے تو انسان اس مسئلہ افضلیت میں ہرگز لغزش نہیں کھا سکتا۔ انصاف کی راہ یہی ہے جو امام اہل سنت نے بتائی کہ خبر آحاد اعلیٰ درجے کی صحیح ترین حدیث ہی کیوں نہ ہو اصلاً تو ظنی ہے، اور قطعی دلیل کا مقابلہ وہ کیسے کرسکتی ہے جبکہ وہ اس پائے کی نہیں۔ پس توفیق اور تطبیق بین الادلۃ کا یہی راہ اختیار کیا جائے کہ حتی الامکان اس ظنی روایت کا صحیح محمل ڈھونڈا جائے ورنہ اسے رد کردیا جائے، پر ایسے ہونا نہایت مستبعد، اور یہ کسی نقاد محدث اور زبردست عالم علل کا ہی کام ہے، ہر کسی ملاں کے بس کی بات نہیں۔

قارئین کرام! اب انصاف سے سوچیئے کہ اگر یہ معاملہ 'حدیث' کے ساتھ ہے جو افضلیت شیخین کے خلاف آئے تو پھر اس مسئلے میں کسی عالم کے قیل وقال کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

تفضیلی شیعہ کون ہیں؟

امام اہل سنت نے ہمیں تفضیلی شیعوں کی پہچان ایک کتاب یا رسالے میں نہیں بلکہ متعدد رسائل میں عطا فرمائی۔ اس عجالے کے آخر میں جو کتب کی فہرست دی گئی ہے ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ اسلام میں تفضیلیوں کے تعاقب میں شاید کسی دوسرے عالم نے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ نہ لکھا ہو۔ اگر کوئی صاحب تحقیق اس دعویٰ پر علمی اور تحقیقی مواخذہ کرنا چاہیں تو مجھے خوشی ہوگی اور میرے علم میں اضافہ ہوگا لیکن میرے محدود مطالعے میں ایک مصنف کی اس موضوع پر اتنی تصانیف نہیں ملیں گی جتنی امام احمد رضا کی ہیں۔



تفضیلیوں کے تعارف میں امام اہل سنت نے بہت سے رسائل میں گفتگو فرمائی لیکن یہاں پر آپ کے فقہی رسالہ 'ردالرفضہ' (۱۳۲۰ھ) کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔

رسالہ 'ردالرفضہ' اگرچہ امام اہل سنت نے بہت عجلت اور تیزی سے لکھا لیکن

پڑھنے والے پر آشکار ہوتا ہے کہ آپ کا مطالعہ کتنا گہرا اور وسیع تھا۔ تھوڑے سے وقت میں آپ نے فقہ حنفی کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے ثابت فرمایا کہ تفضیلی شیعہ روافض کی ایک قسم ہیں۔ کوئی آدمی اگر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہم پر فضیلت دے تب بھی رافضی کہلائے گا۔

امام اہل سنت فتاویٰ خلاصہ اور خزانۃ المفتیین کی یہ عبارت نقل فرماتے ہیں:

الرافضی ان فضل علیاً علی غیرہ فھو مبتدعٌ

اور فتح القدیر اور حاشیہ تبیین الحقائق للشبلی کی یہ عبارت:

من فضل علیا علی الثلاثۃ فمبتدعٌ

عبارت فتاوی علمگیری، بزازیہ، اشباہ، اتحاف البصائر، فتاوی انقرویہ، واقعات المفتیین میں ہے:

و ان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجھہ علی ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ لا یکون کافرا الا انہ مبتدع

(رد الرفضۃ قدیم، صفحہ 403، مطبع اہل سنت وجماعت، بریلی شریف)

اسی طرح مسبوق الذکر کتاب مبارک 'المعتقد المنتقد' میں شاہ فضل رسول عثمانی بدیوانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں، جس پر جہابذہ علماءِ ہند کی تصدیقات زاہرہ موجود و مطبوع ہیں:

"والفضیلۃ علی ترتیب الخلافۃ ------ والمخالف فی ھذا الباب الروافض والنواصب، فالروافض افترقوا الی ثلاث فرق، التفضیل، التبری، الغلو ---- الخ"

(المعتقد المنتقد، صفحہ 240، 241، مبارک پور انڈیا)

تفضیلیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

امام اہل سنت کے نزدیک کیونکہ تفضیلیہ روافض شیعہ کی ایک قسم ہیں اس لئے وہ فاسق اعتقادی ٹھہرے اور ایسے شخص کی اقتدا میں جان بوجھ نماز کر پڑھنا گناہ اور مکروہ تحریمی ہے کہ اہل بدعت کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جبکہ شرعاً اہل بدعت کی تعظیم جائز نہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں احکام نماز کے بیان میں مندرجہ ذیل فتویٰ ملاحظہ ہو کہ امام اہل سنت نے اپنے وصال سے قبل کچھ عرصہ پہلے تحریر فرمایا۔

مسئلہ 809:

ازشہر کہنہ مسئولہ سید ممتاز علی صاحب رضوی 14 محرم الحرام 1339ھ

اہل سنت و جماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ سیدنا ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام افضل البشر ہیں۔ زید و خالد دونوں اہل سادات ہیں۔ زید کہتا ہے کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہے اسکے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ خالد کہتا ہے کہ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت ہے۔ اور ہر سید تفضیلیہ ہے۔ اور تفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہوتی بلکہ جو تفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ بتائے خود اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے

الجواب:



تمام اہل سنت کا **عقیدہ اجماعیہ** ہے کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے **افضل** ہیں۔ ائمہ دین کی تصریح ہے کہ جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو ان پر **فضیلت** دے **مبتدع بد مذہب** ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے،

فتاویٰ خلاصہ وفتح القدیر و بحرالرائق وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:'ان فضل علیا علیھما فمبتدع' غنیۃ وردالمحتار میں ہے'الصلوٰۃ خلف المتبدع تکرہ بکل حال' ارکان اربعہ میں ہے:'الصلوٰۃ خلفھم تکرہ کراھۃ شدیدۃ' تفضیلیوں کے پیچھے نماز سخت مکروہ تحریمی ہے، کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب واللہ تعالیٰ اعلم''

(فتاویٰ رضویہ جلد 6،صفحہ 622،رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اہل بدعت کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے بارے میں امام اہل سنت کا قرآن و احادیث اور اقوال ائمہ سے محقق رسالہ نافعہ مبارکہ'النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید'(1305ھ) ملاحظہ ہو کہ دراصل غیر مقلد مولویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی شرعی ممانعت پر تحریر فرمایا لیکن اس میں بھی تفضیلی شیعوں کا تذکرہ فرمایا۔مندرجہ ذیل عبارت اس فتوے سے ماخوذ ہے جو ہمیں ایک علمی فائدہ دیتی ہے۔وہ یہ کہ امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اہل بدعت میں تفضیلی شیعوں کا شمار اس طرح کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ تفضیلی شیعہ اگر باقی تمام عقائد میں اہل سنت سے اتفاق کرتے ہوں اور صرف اس ایک مسئلہ تفضیل میں اجماع افضلیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہوں تب بھی بدعتی ہیں۔ملاحظہ ہو وہ عبارت:

''بحرالعلوم عبدالعلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلیہ فرمایا:

اما الشیعۃ الذین یفضلون علیا علی الشیخین ولا یطعنون فیھما اصلاً کالزیدیۃ فیجوز خلفھم الصلوۃ لکن تکرہ کراھۃ شدیدۃ۔

جب تفضیلیہ کہ صرف مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حضرات

شیخین پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی ان کی سرکار میں معاذ اللہ گستاخی نہیں کرتے ان کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوئی یہ تو (یعنی غیر مقلد) اشد متبدعین جن کی اہلسنت سے مخالفتیں غیر محصور اور محبوبان خدا پر طعن و تشنیع انکا دائمی دستور ان کے پیچھے کس عظیم درجے کی کراہت چاہیئے۔۔۔الخ"

(فتاویٰ رضویہ، النھی الاکید، جلد 6 صفحہ 678، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تفضیلی شیعہ سے نکاح:

مولانا عبدالوحید غلام صدیق بہاری آف پٹنہ لودی کڑہ نے 10 ربیع الآخر 1314ھ میں امام اہلسنت کو سوال بھیجا کہ کیا سنی مرد کا شیعہ عورت سے نکاح درست ہوگا یا نہیں؟ اس کے جواب میں امام اہل سنت نے شیعوں کی 3 اقسام بمع پہچان جامع الفاظ میں ذکر فرمائی۔ آخر الذکر قسم تفضیلی شیعہ سے مناکحت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سوم تفضیلی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیر سے یاد کرتا ہو۔ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی امامت برحق جانتا ہو صرف امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہم سے افضل مانتا ہو انھیں کفر سے کچھ علاقہ نہیں بدمذہب ضرور ہیں۔ ایسی عورت سے بالاتفاق نکاح جائز ہے۔ ہاں کراہت سے خالی نہیں کہ مبتدعہ ہے اگرچہ ہلکے درجہ کی بدعت ہے خصوصاً اگر اس کی محبت میں اپنے مذہب پر اثر پڑنے کا احتمال ہو تو کراہت شدید ہو جائے گی اور ظن غالب تو اشد بالغ بدرجہ تحریم۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔



(فتاویٰ رضویہ، جلد 11، صفحہ 346، لاہور)

حیات رضا میں مسئلہ تفضیل کا اختلاف:

قارئین گرامی قدر! فکر امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ ہر دور کے سنی مسلمانوں کے لئے نوید نو ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دفاع مذہب حق کے لئے پیدا فرمایا تھا۔ جب کہیں کوئی نیا فتنہ سر اٹھاتا تو ہمیں امام احمد رضا کا اس پر تعاقب نظر آتا ہے۔ بعض تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اہلسنت کی جوانی میں مسلمانوں کے اندر دو مذہبی فتنے تھے۔ ایک فتنہ وہابیت اور دوسرا فتنہ تفضیل سیدنا علی رضی اللہ عنہ پہلی شہادت امام اہل سنت کا وہ قصیدہ مدحیہ ہے جو آپ نے محبّ رسول تاج الفحول شاہ عبدالقادر بدایوانی عثمانی علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا جس کا نام "چراغ اُنس" (1318ھ) ہے۔ علامہ عبدالقادر بدایونی علامہ فضل رسول بدایونی کے فرزند ارجمند تھے اور آپ کے علمی اور روحانی اقدار کے حقیقی وارث اور خلف الرشید۔

امام اہل سنت ان سے بہت متاثر تھے بلکہ اپنے ایک مکتوب بنام مولانا شاہ محرم علی چشتی، صدر انجمن نعمانیہ لاہور مؤرخہ 15 جمادی الآخری 1330ھ میں لکھا:

> "حضرت تاج الفحول محبّ رسول مولانا مولوی عبدالقادر صاحب قادری بدایونی قدس سرہ الشریف۔ پچیس (25) برس فقیر کو اس جناب سے بھی صحبت رہی۔ ان کی وسعت نظر و قوت حفظ و تحقیقِ انیق کے بعد کسی میں نظر نہ آئی۔"

(کلیات مکاتیب رضا، جلد 2، صفحہ 268، شمس مصباحی، کلیر شریف، انڈیا)

اس قصیدہ "چراغ انس" میں محبّ رسول شاہ عبدالقادر بدایونی کے رفعت مقام بلکہ آپکی ذات کا معیار سنیت ہونے کا واضح بیان ہے۔ قصیدۂ چراغ انس کے بعض اشعار ہدیہ قارئین ہیں۔

اے امام الھدیٰ محبّ رسول
دین کے مقتدا محبّ رسول
آج قائم ہے دم قدم سے تیرے
دین حق کی بقا محبّ رسول
عبد قادر نہ کیوں ہو نام کہ ہے
ظل غوث الوریٰ محبّ رسول
شرم والے غنی کا بیٹا ہے
کان جود و سخا محبّ رسول
ٹھیک معیار سنیت ہے آج
تیری حب و ولا محبّ رسول
سنیت سے پھرا ہدی سے پھرا
اب جو تجھ سے پھرا محبّ رسول

اورمحل استشہاد یہ شعر ہے۔

رفض و تفضیل و نجدیت کا گلا
تیرے ہاتھوں کٹا محبّ رسول

(چراغ انس، صفحہ۔۔۔۔، مطبع اہل سنت، بریلی)

امام اہل سنت بھی فتنہ تفضیل کے تعاقب میں سرگرم رہے۔کبھی تقریر میں اسکی تردید فرمائی تو کبھی تحریر میں اور کبھی مناظرے میں بھی اس کا رد فرمایا۔اور نظم ونثر کی صورتوں میں عقیدہ حق اہل سنت و جماعت کو اظہر من الشّمس کر دیا۔

تقریروں میں فتنہ تفضیل کا رد:

عوام بیچاری عقائد کی پیچیدگیوں کو کیا سمجھے۔انہیں فتنہ تفضیل سے بچانے کے

لئے وعظ وتقریر میں فتنوں کا تعاقب کرنا ہر ذمہ دار عالم دین کا فرض منصبی ہے۔ اکثر امام اہل سنت سے جب اس بارے میں دریافت کیا جاتا تو آپ اس حدیث مبارکہ کو ذکر فرماتے:

'اترغبون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکر الفاجر بمافیه یحذر الناس'

(کیا فاجر کی برائیاں بیان کرنے سے پرہیز کرتے ہو؟ لوگ اسے کب پہچانیں گے۔ فاجر میں جو برائیاں ہیں بیان کرو کہ لوگ اس سے حذر کریں)

(مکتوب سابق بنام شاہ محرم علی چشتی)

''حیات اعلیٰ حضرت'' میں ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ تلمیذ امام اہل سنت اور مفتی و مدرس بریلی شریف نے امام اہل سنت کا 1318ھ میں عظیم آباد پٹنہ میں واقع ہونے والا خطاب ذکر فرمایا جسمیں انھوں نے متواتر 4 گھنٹے مسئلہ افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر گفتگو فرمائی۔ اور زبردست براہین سے مذہب اہل سنت کی حمایت فرمائی۔ امام اہل سنت کے جانثار دوست ومحبوب ساتھی قاضی عبدالوحید فردوسی نے اس خطبے کی اہمیت اور قبولیت کے پیش نظر اسے دوبار 'حق وہدایت' کے نام سے 1900ء میں شائع کیا۔ اس کے بعض اقتباسات ملک العلماء نے 'حیات اعلیٰ حضرت' میں درج فرمادیئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً

تفضیلیوں سے مناظرہ:

تفضیلی فتنے کے تعاقب کے لئے امام اہل سنت میدان مناظرہ میں بھی اترتے نظر آتے ہیں۔ سن 1300ھ میں سنبھل، رامپور، بدایوں اور بریلی وغیرہ کے تفضیلی مولویوں نے امام اہل سنت سے مناظرہ کا اعلان کردیا۔ امام اہل سنت ان دنوں بہت

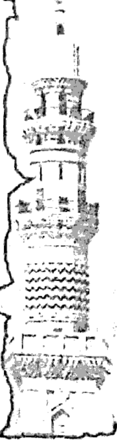
زیادہ بیمار تھے اور زیر علاج تھے۔ سخت نقاہت کے باوجود آپ نے چیلنج کو قبول فرمالیا۔
جب معالج نے بہت منع کیا تو آپ نے فرمایا:

"مناظرہ کرتے ہوئے مجھے مرجانا منظور ہے۔ اور مناظرہ
سے انکار کر کے مجھے بچنا مقصود نہیں۔"

اسی حالت بیماری میں مولانا حسن سنبھلی کو آپ نے تیس سوالات پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر دی کہ وہ اسکا جواب دیں۔ مولانا حسن سنبھلی تنسیق النظام شرح مسند الامام کے مصنف اور فتنہ تفضیل علی کے سرخیل علماء میں سے تھے۔

جب انہوں نے امام اہل سنت کے سوالات کو دیکھا تو کمال دیانت سے اعتراف کیا کہ کوئی شخص تفضیلی عقیدہ رکھتے ہوئے ان کے جوابات نہیں دے سکتا اور وہیں سے پلٹ گئے۔ اس کے بعد مولانا حسن سنبھلی نے شرح عقائد نسفی کا حاشیہ "نظم الفرائد" تحریر فرمایا جس میں انھوں نے اپنے سابقہ موقف کی تردید کرتے ہوئے مذہب اہل سنت کی دلائل و براہین سے حمایت کی۔ اس سارے واقعہ کا تذکرہ خود امام اہل سنت نے 'فتح خیبر' (1300ھ) میں تحریر فرمایا اور 'حیات اعلیٰ حضرت' میں ملک العلماء ظفر الدین بہاری نے بھی اس کا ذکر فرمایا۔

ملاحظہ فرمایئے امام اہل سنت کے علمی سطوت و دبدبے کو کہ فریق مخالف مناظر کو اپنے موقف کی حمایت پر مجبور کر دیا اور سلام ہو مولانا حسن سنبھلی کی سنجیدگی اور علمی دیانتداری کو جنھوں نے حق بات قبول کرنے میں عار محسوس نہ کیا۔



مسئلہ تفضیل میں تصانیف امام اہل سنت کا تذکرہ:

مسئلہ تفضیل شیخین ان مضامین علمیہ کی فہرست میں سے ایک مضمون ہے جسے قلم رضا سے کبھی اصالۃ اور کبھی ضمناً خوب پذیرائی ملی۔ امام اہل سنت نے اپنی تصانیف میں روز روشن کی طرح عیاں فرمایا کہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک قطعی ہے کہ اس میں کسی کو اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اگر کوئی اختلاف کرے گا تو دائرہ اہل سنت سے خارج ہو جائے گا۔

امام اہل سنت نے مذہب اہل سنت کو دلائل جلائل قرآن و حدیث سے ثابت فرمایا اور مخالفین کے تمام اعتراضات کا تحقیقی اور علمی محاسبہ فرمایا اور جہاں کہیں غبار شبہہ نظر آیا اس کو بھی دفع فرما کر دنیائے اہل سنت پر احسان عظیم فرمایا۔

تصانیف امام اہل سنت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو جو میرے محدود مطالعہ اور نظر سے گزری ہیں۔

(1) منتھی التفصیل لمبحث التفضیل (قبل ۱۲۹۷ھ)

یہ امام اہل سنت کی اس موضوع پر سب سے ضخیم کتاب ہے۔ نام سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ نے اسمیں تحقیق مسئلہ کے مدارج عالیہ پر کلام فرمایا ہے۔

اپنے رسالہ 'اعتقاد الاحباب'، جس کا حوالہ پہلے گزرا، میں اسی کی نسبت 'رسالہ تفضیل' فرمایا، 'الزلال الانقی' میں اسے ''کتاب کبیر'' فرمایا اور اپنی کتاب مستطاب 'تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین' میں اس کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا:

''فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے مسئلہ تفضیل شیخین میں دلائل جلائل قرآن وحدیث جو اکثر بحمد للہ استخراج فقیر ہیں نوے (۹۰) جزء کے قریب ایک کتاب مسمّی بہ ''منتھی

التفضیل لمبحث التفضیل" لکھی ہے جس کے طول کو مخل خواطر سمجھ کر "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" میں اس کی تلخیص کی"

(تجلی الیقین، صفحہ ۱۱، حامد اینڈ کمپنی، اردو بازار لاہور)

امام اہل سنت کی تصانیف میں یہ نمبر 7 ہے۔

(2) 'مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین' (۱۲۹۷ھ)

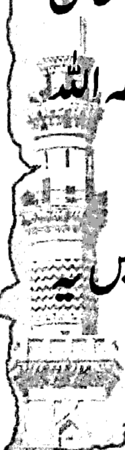
یہ رسالہ مندرجہ بالا کتاب کی تلخیص ہے جیسا کہ ذکر ہوا۔ امام اہل سنت نے زیادہ تر افضلیت شیخین پر کلام فرماتے وقت اسی کو مرجع کی حیثیت سے ذکر فرمایا۔ اس کا قلمی نسخہ بمبئی (انڈیا) اور اسکی نقل کراچی میں محفوظ ہے۔

امام اہل سنت نے جب یہ رسالہ لکھا تو آپ کی عمر اسوقت صرف ۲۵ برس تھی۔ آپ کا یہ رسالہ مبارکہ آپ کی تصانیف میں آٹھواں ہے جبکہ وصال کے بعد آپ کی تصانیف ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ تھیں۔ اس سے ہمارے اس دعوے کی تائید ہوتی ہے کہ امام اہل سنت کی جوانی میں فتنہ تفضیل ہندوستان میں زور پر تھا۔

(3) الزلال الانقیٰ من بحر سبقۃ الاتقیٰ (۱۳۰۱ھ)

یہ شاہکار تصنیف جلیل عربی اور اردو میں چھپ چکی ہے۔ تفضیلی شیعہ کے تمام شبہات اور دلائل کا دفع و قلع قمع اور مذہب حق اہل سنت و جماعت کے موقف کے مضبوط دلائل جو کہیں دوسری جگہ نہیں ملیں گے اسمیں قلمبند ہیں۔

اس کا اردو میں ترجمہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے علمی وارث، قاضی القضاۃ حامی سنت و ماحیٔ بدعت حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان البریلوی الازہری حفظہ اللہ تعالیٰ ومتعنا بطول حیاتہ نے کیا۔



فتاویٰ رضویہ جدید (رضا فاؤنڈیشن) کی جلد 28 کے صفحہ 491 تا 683 میں یہ رسالہ جلیلہ چھپ چکا ہے۔

تمام اہل علم وشوق اس کا ضرور مطالعہ کریں کہ مذہب حق کے دلائل اس میں مبرہن ہیں اور عربی دان حضرات ضرور اس شاہکار تصنیف کو مطالعہ میں لائیں کہ امام اہل سنت نے گویا عربی زبان کا ایک مستقل فن اس میں جمع فرما دیا کہ صنائع لفظیہ اور معنویہ کے استعمال کیساتھ ساتھ نفیس نکات تحقیق بھی پیش فرمائے۔ تحدیث نعمت کے طور پر آپ لکھتے ہیں:

"---حتی جاءت بحمد الله کما تروق الناظر و تجلو البصائر کاشفة عن وجوه غوانی من حسان معانی لم تقرع الاذان و نفائس تحقیق و عرائس تدقیق لم یطمثهن قبلی انس و جان"

اس کتاب کا ایک خطبہ، تین ابواب اور ایک خاتمہ ہے۔ اس کے 3 قلمی نسخے موجود ہیں۔ ایک قلمی نسخہ حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری لائلپوری کے ذاتی مکتبے میں محفوظ ہے۔ یہی اصل مصنف ہے اور اس پر بعض حواشی بھی انہی کے خط میں تحریر شدہ ہیں۔ سب سے کامل نسخہ یہی ہے۔

امام احمد رضا کی تصانیف میں اس کا شمار نمبر 10 ہوتا ہے جیسا کہ انھوں نے خود اس میں تحریر فرمایا۔

حال ہی میں ڈاکٹر اشفاق جلالی نے اس کے قلمی نسخوں کا مطالعہ کیا اور نہایت قیمتی تحقیق فرما کر پاکستان میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی بحث کا تعارف سالانہ 'مجلّہ معارف رضا' (عربی) کراچی مؤرخہ ۲۰۰۷ء میں چھپا ہے۔

(4) غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق (1331ھ)

خلافت سیدنا علی وسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما پر جامع رسالہ۔ اس میں مسئلہ افضلیت پر گفتگو صفحہ 478 تا 486 تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ جدید

جلد 28 میں چھپ چکا ہے۔

(5) فتح خیبر (1300ھ)

تیس سوالات پر مشتمل رد تفضیل اور فتح اہل سنت کا پس منظر۔ اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

(6) تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ (1312ھ)

اس رسالے کے بعض اقتباسات نقل کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ جدید کی جلد 28 میں صفحہ ۴۳۳ تا ۴۶۶ چھپ چکا ہے۔

(7) جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ (1317ھ)

اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ یہ رسالہ ان روافض کے رد میں ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کی اولاد کو نبی مانتے ہیں۔ یہ فتاوی رضویہ کی جلد ۱۵ صفحہ ۶۲۹ تا ۷۳۹ میں چھپ چکا ہے۔

(8) منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین (1301ھ)

اس کا اہم اقتباس مذکور ہوا۔ یہ رسالہ فتاوی کی جلد ۵ میں چھپ چکا ہے۔

(9) امور عشرین در امتیاز عقائد سنیین (۱۳۱۸ھ)

یہ رسالہ پہلی بار مطبع حنفیہ پٹنہ سے 1319ھ میں چھپا اور پھر 1401ھ میں دائرہ پریس حیدر آباد سے چھپا۔ فتاویٰ رضویہ جدید جلد 29 صفحہ 613 تا 617 میں درج ہے۔



(10) وجد المشوق بجلوۃ اسماء الصدیق والفاروق (1297ھ)

حضرات شیخین کریمین کے وہ اسماء گرامی جو احادیث میں وارد ہوئے اس رسالے میں جمع ہیں۔

(11) الرائحۃ العنبریۃ فی المجمرۃ الحیدریۃ (1300ھ)

اس میں مسئلہ تفضیل اور تفضیل من جمیع الوجوہ کا بیان ہے۔

(12) لمعۃ الشمعۃ لھدی شیعۃ الشنعۃ (1312ھ)

یہ تفضیل و تفسیق کے متعلق سات سوالات کا جواب ہے۔

(13) الصمصام الحیدری علی عنق العیار المفتری (1304ھ)

تفضیلیہ اور مفسقہ کے رد میں۔

(14) "الجرح الوالج فی بطن الخوارج" (1305ھ)

تفضیلیہ اور مفسقہ کے رد میں۔

(15) الکلام البھی فی تشبیہ الصدیق بالنبی (1297ھ)

اس رسالے میں امام اہل سنت نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہتوں کا ذکر کیا۔

(16) المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد (1320ھ)

امام اہل سنت کا علامہ فضل رسول بدایونی کی المعتقد المنتقد پر حاشیہ جلیلہ اور تفضیلیہ کا اس میں رد ملاحظہ ہو صفحہ 240۔241

(17) اعتقاد الاحباب فی الجمیل والآل والاصحاب (1298ھ)

امام اہل سنت نے اس رسالہ میں جمیع عقائد صحیحہ کو جمع فرما دیا اور دراصل مذہب اہل سنت کا ایک بہترین نصاب و متن تیار فرما دیا جو ہر خاص و عام کو مفید ہے۔ اس میں آپ نے صحابۂ کرام اور اہل بیت اطہار کے متعلق عقیدے وضاحت و تصریح سے تحریر فرمائے ہیں۔ مجموعہ تصانیف امام اہل سنت میں یہ نمبر 11 ہے کہ امام اہل سنت نے جوانی میں اسے تحریر فرمایا۔

(18) رد الرفضۃ (1320ھ)

روافض کی اقسام اور احکام کا بیان۔ اس میں تفضیلی شیعوں کی پہچان بتائی۔ اس کا

حوالہ گزر چکا ہے۔

(19) فتاویٰ کراماتِ غوثیہ

اس میں افضلیت ابو بکر صدیق کے قطعی و اجماعی ہونے کی تصریح فرمائی۔ یہ فتاویٰ رضویہ کی جلد 28 میں چھپ چکا ہے۔ اس کی عبارت پہلے نقل کی جا چکی ہے۔

(20) وشاح الجید فی معانقۃ العید

اس رسالہ مبارکہ میں وہ احادیث نقل کیں گئیں جن میں سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ و اہل بیت کو اپنے گلے لگایا ساتھ ساتھ افضلیت ابو بکر صدیق بھی ضمناً ذکر ہوئی۔

(21) قصیدہء چراغ انس (۱۳۱۷ھ)

اس میں رد تفضیل کا ذکر گزر چکا ہے۔

(22) حدائق بخشش

اس میں امام اہل سنت نے شان اہل بیت اور شان خلفاء اربعہ میں شاندار اشعار لکھے۔ مقبول زمانہ 'درود و سلام' میں مولی علی کرم اللہ وجہہ کی شان واضح فرماتے ہوئے رفض اور تفضیل کے گمراہ مذہبوں کا رد بلیغ بھی فرمایا۔ چند اشعار یہ ہیں:

خاص اس سابق سیر قرب خدا — اوحد کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفا — عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل — ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

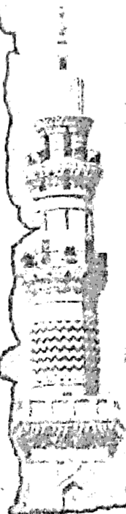
اصدق الصادقیں سید المتقین — چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین — ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا — باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج — چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام

ماحیٔ رفض و تفضیل و نصب و خروج — حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام



(23) تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین (۱۳۰۵ھ)

یہ رسالہ مبارکہ متعدد بار چھپ کر اہل علم کی ہزار تحسین پا چکا ہے۔ مسئلہ افضلیت رسول اللہ ﷺ پر گفتگو فرماتے ہوئے امام اہل سنت نے مسئلہ تفضیل شیخین پر ضمناً کلام فرمایا اور اپنی کتاب 'منتھی التفصیل' کا تعارف فرمایا۔ اس کتاب کے ذکر میں مین نے وہ عبارت نقل کر دی ہے۔

(24) الاسئلۃ الفاضلۃ علی الطّوائف الباطلۃ

ملک العلماء ظفر الدین بہاری نے 'حیات اعلحضرت' میں اسے کتب ردتفضیلیہ کی اجمالی فہرست میں ذکر کیا۔

(25) فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (1318ھ)

اس میں رد روافض ضمنا مذکور ہے۔ اکابر علمائے حرمین کی تقریظات اس پر موجود۔

(26) مناقب صدیقیہ

اس کا ذکر ملک العلماء ظفر الدین بہاری نے 'حیات اعلحضرت' میں کیا ہے۔ شاید یہ ایک قصیدہ ہے جو حال ہی میں ڈاکٹر غلام جابر شمس کو بمبئی میں ملا۔

(27) فتاویٰ رضویہ

امام اہل سنت کے بہت سارے فتاویٰ تفضیلی شیعہ پر اور مسئلہ تفضیل میں بکھرے ملتے ہیں۔ میں نے حتی الامکان ان کے استیعاب کی کوشش کی ہے کچھ حوالے تو گزر چکے ہیں، باقی یہاں ملاحظہ ہوں:

فتاویٰ جلد 29، صفحہ 227۔229۔234۔277۔274

فتاویٰ جلد 30 صفحہ 82

فتاویٰ جلد 11، صفحہ 346

فتاویٰ جلد 22، صفحہ 255 تا 277 اور 264 تا 266

فتاویٰ جلد ۱۵، صفحہ 73

میں نے بڑی عرق ریزی سے یہ مسائل ڈھونڈ ڈھونڈ کے استخراج کیئے ہیں۔

اب تو بحمد للہ فتاویٰ سی ڈی میں آ گیا ہے اور مسائل ڈھونڈ نا زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب ذوق سی ڈی کی مدد سے مزید اس فہرست میں اضافہ کرنا چاہے تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔

خاتمہ

الحمد للہ تبارک وتعالیٰ یہ عجالہ نافعہ مکمل ہوا۔ اور اس میں ہدایت ہے ہر مسترشد کے لئے اور یقیناً جس کا دل حسد وکینہ وکدورت سے صافی ومجلی ہوگا اس کے لئے یہ رسالہ مبارکہ ٹھنڈک کا ذریعہ بنے گا واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

مسلک اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس عجالہ مبارکہ میں خوب خوب واضح وروشن ہوا۔ قارئین کرام! یہ تعلیمات اس شخصیت کی ہیں کہ جن کے تبحر علمی کا خود ان کے مخالفین نے اعتراف کیا ہے والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ امام اہل سنت وہ صاحب تحقیق ہیں کہ جب میدان فقہ میں اترتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ابن ہمام اور علامہ شامی آپ کے شاگرد ہیں، اور جب علم کلام میں رقمطراز ہوں تو خیالی سے بحث کریں اور ادق سے ادق علمی عقدے حل فرمائیں۔ جب حدیث کے مختلف فنون پر بحث فرمائیں تو منفرد تحقیقات منصۂ شہود پر لائیں اور علامہ ابن حجر عسقلانی جیسی شخصیات کے علمی تسامحات پر تطفلات کی بارش فرمادی، یہ بات آپ کے فتاوی کے مطالعے سے معلوم ہوتی ہے، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اہل

سنت و جماعت کو چاہیئے کہ مسئلہ افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں امام اہل سنت کی تعلیمات پر گامزن رہیں کہ آپ کی ذات اہل ہندو پاک کیلیئے معیار سنیت ہے اور ان سے ایک قدم بھی انحراف سے بچیں کہ دارین کی بھلائی اسی میں مضمر ہے۔ جو آدمی ان سے اتفاق کرے اسے قلب و جگر میں جگہ دیں اور جو مخالفت پہ اڑ جائے اس سے بچیں، والحمد للہ فی البدء والختم۔

کتبہ فی یومین بحسن توفیق من ربی عزوجل

تراب نعال علماء السنۃ محمد منور عتیق

29 رجب المرجب 1430ھ

برمنگھم، یوکے